

نماز میں عمل کثیر اور تعدیل ارکان کی

ایک عملی تحقیق

مولانا مفتی حمد اللہ

استاد جامعہ مینہ العلوم چمن کوٹہ

قرآن کریم میں توحید، معاد، رسالت کے ذکر کر کے بعد جس قدر تذکرہ نماز کا ہے۔ کسی دوسری عبادت کا نہیں اجمالی طور پر اور عبادت و اطاعت کے ضمن میں تو سینکڑوں دفعہ سے بھی زیادہ ذکر ہوگا۔ لیکن صراحتاً تقریباً ایک سو نو "۱۰۹" مرتبہ قرآن مجید میں نماز کا ذکر ہے۔ اس میں نماز کی فرضیت اہمیت اور حکمت کے علاوہ نماز کے احکام و مسائل اس کے شرائط مبادی ارکان اور مستحبات تک کا بھی تذکرہ موجود ہے۔

دنیوی اور خروی فوائد بھی مذکور ہیں۔

عقیدہ اور فکر اصلاح کے بعد تمام عبادات میں سے اہم ترین عبادت نماز ہے۔ (۱)

(نماز مسنون حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی ص ۲۷ مکتبہ درس القرآن گجراتوالہ)۔

نماز کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے یہ دعا نقل کی گئی ہے۔

"رب اجعلنی مقيم الصلاة ومن ذریعتی ربنا وتقبل دعاء"۔ (سورۃ ابراہیم ۴۰)۔ (۲)

ترجمہ: اے رب میرے کرم مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی اے رب میرے اور قبول کر میری دعاء میں علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں۔ یعنی میری ذریت (اولاد) میں ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نمازوں کو ٹھیک طور پر قائم رکھیں۔ (۳)

(فوائد عثمانی ص ۳۴۵)۔ "الذین ہم علی صلاتہم دائمون"۔ (۴)۔ (سورۃ المعارج ۲۳)۔

ترجمہ: جو اپنی نماز پر قائم ہیں۔ فائدے میں علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں۔ یعنی گڈے دار نہیں بلکہ مداومت و التزام سے نماز پڑھتے ہیں اور نماز کی حالت میں نہایت سکون کے ساتھ برابر اپنی نماز ہی کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ (۵)۔ (فوائد عثمانی ص ۷۵۵)۔

"ویقیمون الصلاة"۔ (۶)۔ (سورۃ البقرۃ ۳)۔

کے تفسیر میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں۔

اقامت کے معنی محض نماز پڑھنے کے نہیں، بلکہ نماز کو ہر جہت اور ہر حیثیت سے درست کرنے اک نام اقامت ہیں جس میں نماز کے تمام

فرائض، واجبات، مستحبات، اور پھر ان پر التزام، یہ سب اقامت کے مفہوم میں داخل ہیں اور صحیح یہ کہ اس جگہ نماز سے کوئی خاص نماز مراد نہیں، بلکہ فرائض و واجبات اور نفل نمازوں کو یہ لفظ شامل ہے۔ خلاصہ مضمون یہ ہوا کہ وہ لوگ جو نمازوں کی پابندی بھی قواعد شرعیہ کے مطابق کرتے ہیں اور ان کے پورے آداب بھی بجالاتے ہیں۔ (۷)۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۱۱۰ / ادارۃ المعارف / تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۸۵ جدید قدیمی کتب خانہ / تفسیر المظہری ج ۱ ص ۲۶ / جدید رشیدیہ)۔

(۱) ”عن عثمان بن عفان قال سمعت رسول ﷺ يقول مامن امری مسلم تحضره صلاة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب مالم يوت كبيرة وذلك الدهر كله“ (۸)۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۲۱ قدیمی کراچی)۔

حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں: کہ میں نے رسول ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان شخص فرض نماز کے لئے اچھی طرح وضوء کرے اور پھر پورے خشوع اور توجہ سے رکوع و سجود کر کے نماز پڑھے تو اس کی یہ نماز اس سے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے، بشرط یہ کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے گا۔

(۲) ”عن عبد الله بن قريط قال: قال عن النبي ﷺ: ”اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة، فان صلحت صلح سائر عمله، وان فسدت فسدت سائر عمله“۔ (رواه الطبرانی في الاوسط (قال علامه المنذرى) ولا بائین بادستادان شاء الله / الترغيب والترهيب ج ۱ ص ۱۳۹ / مکتبہ روضة القرآن پشاور)۔

حضرت عبداللہ بن قريط فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور اگر وہ خراب ہوگئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے۔ حضرت امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ البالغہ میں نماز کا بیان کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

”اعلم ان الصلاة اعظم العبادات شأنا وأوضهأبرهانا وأشهرها في الناس وأنفها في النفس ولذلك اعنتى الشارع بيان فضلها وتعين اوقاها وشروطها واركاها واداءها وخصها ونوافلها اعتناء عظيمالم يفعل سائر انواع الطاعات وجعلها من اعظم شعائر الدين“۔ (۱۰)۔ (ج ۱ ص ۱۸۶ مکتبہ صدیقہ اکوڑہ خٹک)۔

یعنی نماز اپنی عظمت شان اور مقصدائے عقل و فطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادت میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خدا شناس و خدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف و مشہور اور نفس کے تزکیہ اور ترتیب کے لئے سب سے زیادہ نفع مند ہے اور اسی لیے شریعت نے اس کے فضیلت اس کے اوقات کی تعین و تحدید اور اس کے شرائط و ارکان اور آداب و نوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے جو عبادت، طاعات کی کسی دوسری قسم کے لئے نہیں کیا اور انہی خصوصیات و امتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین

شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے۔

(۳) ” وعن عبد الله بن مغفل قال: قال رسول الله ﷺ: ”اسرق الناس الذي يسرق صلاته، قيل: يا رسول الله، كيف يسرق صلاته؟ قال: لا يتم ركوعها، ولا سجودها، وابتخل الناس من بخل بالسلام“ (۱۱). (رواه الطبرانی فی الثلاثیة، ورجاله ثقات / مجمع الزوائد ج ۲ / ص ۲۳۸ دار الکتب العلمیہ بیروت / اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۰ ادارة القرآن کراچی).

حضرت عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ چور وہ ہے جو اپنی نماز چرائے، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! نماز کیسے چراتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہ رکوع اور نہ سجدہ (نیز آپ نے فرمایا کہ) سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرے۔

(۴) علی بن شیبان وکان من الوفد قال خرجنا حتی قدمنا علی رسول الله فبايعناه واصلينا خلفه فلمح بمؤخر عينه رجلا لا يقيم صلاته یعنی صلبه فی الركوع والسجود فلما قضی النبی ﷺ الصلاة قال یا معشر المسلمین لا صلاة لمن لا یقیم صلبه فی الركوع والسجود “

(ابن ماجہ: ص ۶۳ قدیمی کراچی / ادلة الحنیفة ص ۱۵۵ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ).

(۵) ”عن ابن عباس قال: کان رسول الله وسلم اذا ركع استوی، فلو صب علی ظهره الماء لاستقر“ (۱۲). (رواه الطبرانی فی الکبیر و ابویعلی ورجاله موثوقون . / مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۵۱ دار الکتب العلمیہ بیروت / اعلاء السنن ج ۳ / ص ۱۰ / ادارة القرآن).

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول جب رکوع کرتے تو ایسے برابر ہو جاتے کہ اگر آپ کی کمر پر پانی ڈالا جاتا تو ٹھہر جاتا۔

”عن ابی مسعود قال: رسول الله: لا صلاة الرجل لا یقیم صلبه فی الركوع والسجود. رواه الدار قطنی ج ۱ ص ۱۳۳ و عنہ عند الترمذی ج ۱ ص ۳۶ / بلفظ لا تجز صلاة لا یقیم الرجل فیها یعنی صلبه فی الركوع والسجود“ قال حسن صحیح وقال الزیلعی ———“

(ج ۱ ص ۲۰۰ / وروہ الدار قطنی، ثم البیهقی. وقالوا: اسنادہ صحیح / اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۰ ادارة القرآن / نصب الراية ج ۱ ص ۸۵ مکتبہ حقانیہ پشاور).

امام شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نماز کے اسرار و رموز اس طرح بیان کرتے ہیں:

”اصل صلاة ثلاثة اشياء ان يخضع القلب عند ملاحظة جلال الله وعظمته ويعبر اللسان عن تلك العظمة ذلك الخضوع الفصح عبارة وان يؤدي الجوارح حسب ذلك الخضوع“ (۱۳). (حجة البالغة ج ۱ / ص ۷۲).

اور نماز میں اصلی امور تین ہیں:

- (۱) دل میں عاجزی پیدا کی جائے، اللہ تعالیٰ کے جلال و عظمت کا تصور کرے۔
- (۲) اللہ کی عظمت کو اور اپنی خاکساری کو بہترین الفاظ سے تعبیر کرے۔
- (۳) خاکساری کی حالت کے موافق کوشاں بنایا جائے۔

”اما الصلاة فهي المعجون المركب من الفكر المعروف ، تلقا عظمة الله اعضاء ومن الأدعية المبينة اخلاص عمله الله وتوجيه وجهه تلقاء لله وقصد الاستعانة في الله ومن افعال تعظيمة كالسجود والركوع يصر كل واحد عضدا الآخر ومكملة والمنبه عليه فصار ف نافعة لعامة الناس وخاصتهم تريا قاً قوى الأثر ليكون لكل انسان منه ما استوجبه اصل استعداده“۔ (۱۳)۔

ترجمہ:- بہر حال نماز تو وہ معجون مرکب ہے۔

(۱) ایسی فکر سے جو پھیری ہوئی ہے اللہ کی عظمت کی طرف۔۔۔۔

(۲) اور ایسی دعاؤں سے جو بیان کرنے والی ہیں، اپنے عمل کے خالص ہونے کو اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رخ کے پھرنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور مدد طلبی کو اللہ میں منحصر کرنے کو۔

(۳) اور تعظیمی افعال سے، جیسے سجدے اور رکوع (مذکورہ اجزائے تلاش میں سے) ہر ایک دوسرے کے لئے بازو، اس کی تکمیل کرنے والا اور دوسرے کو یاد دلا ہوتا ہے۔ پس ہوگی نماز عام خاص کے لئے مفید چیز اور قوی التاثير تریاق، تاکہ میسر آئے ہر ایک کو اس تریاق میں سے وہ جس کو واجب و لازم جانتی ہے اس کے اصلی استعداد۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ حضرت عمرؓ کا ایک فرمان ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک اعلان سب جگہ کے حکام کے پاس بھیجا تھا کہ سب سے زیادہ مہتمم بالشان چیز میرے نزدیک نماز ہے جو شخص اس کی حفاظت اور اس کا اہتمام کرے گا وہ دین کے اور اجزاء کا بھی اہتمام کر سکتا اور جو اس کو ضائع کر دے گا وہ دین کے اور اجزاء کو زیادہ برباد کر دے گا۔ (۱۵)۔ (فضائل اعمال ص ۰۳۱۴ ادراہ اسلامیات لاہور)۔

تعديل الأركان کی حقیقت:

” عن ابی ہریرة ان اعرابیا جاء فصلى وسلم عليه فقال ارجع فصل فانك لم تصل ففعل ثلاث مرات فقال والذي بعثك بالحق ما أحسن غير هذا فقال اذا قامت الي الصلاة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعاً ثم ارفع حتى تستوى قائماً ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً ثم اقل ذلك في صلاتك كلها“۔ (۱۶)۔

(صحیح البخاری، ج ۱ / ص ۱۰۹ قدیمی / صحیح مسلم ج ۱ / ص ۷۰ قدیمی / اعلا السنن ج ۱۲/۳) .
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور آکر حضور پر سلام کیا۔ حضور نے (اس کو) فرمایا واپس لوٹ کر پھر نماز پڑھو۔ تم نے تو (صحیح) نماز نہیں پڑھی۔ اس نے تین دفعہ ایسا کیا اور آپ نے اسی طرح فرمایا، پھر اس شخص نے عرض کیا، کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اس سے اچھی نماز پڑھنا نہیں جانتا، آپ مجھے سکھادیں تو آپ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جائے تو پہلے تو پہلے تکبر کہو پھر جتنا قرآن میسر ہو پڑھو۔ پھر رکوع کرو اطمینان سے پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جائے پھر سجدہ کرو اطمینان سے پھر اسی طرح پوری نماز میں کرتے رہو۔

”وفی رواية ابی داؤد والترمذی ”فاذا فعلت هذا فقد تمت صلاحک وما انتقصت من هذا فقد انتقصته من صلاحک“ (۱۷) .

(ابو داؤد ج ۱ ص ۱۳۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور ادانہ الحنیفہ ص ۱۵۳) .

ابو داؤد اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں اور جب تم نے پورا کر لیا تو تم نے اپنی نماز کو پورا کر لیا اور جو تم نے کم کیا اس سے تو بیکگ تم نے اپنی نماز میں نقص کیا۔

”اما التعظیم بجسده : فالاصل فیہ ثلاث حالات : القیام بین یدیه ، والرکوع ، والسجود ، واحسن التعظیم ما جمع بین الثلاث ۱۸“ . (حجة البالغة ج ۲ ص ۵) .

رہا نمازی کا بدن سے تعظیم کرنا پس اس میں اصل تین حالتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا، اور رکوع کرنا اور سجدے کرنا، اور اعلیٰ درجہ کی تعظیم وہ ہے جو ان تینوں کے درمیان جامع ہو۔

تعدیل الأركان کی فرضیت اور وجوب میں اختلاف:

”لا تجزی صلوة لا یقیم الرجل فیها یعنی صلیہ فی الرکوع والسجود“

اقامة الصلب تعدیل وطمینیت سے کننا یہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر مستقر ہو جائیں۔

حدیث مذکور کی بناء پر ائمہ ثلاثہ (یعنی امام مالک، امام شافعی، امام احمد) اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض ہے اور اس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

یہ حضرات (ائمہ ثلاثہ اور امام ابو یوسف) لاجزئی کے لفظ سے استدلال کرتے ہیں، نیز ان کا استدلال حضرت خلد بن رافع کے واقعہ سے بھی ہے جس میں انہوں نے تعدیل ارکان کے بغیر نماز پڑھی تو آنحضرت نے ان سے فرمایا، ”ارجع فصل فانک لم تصل“ .

امام ابو حنیفہ اور امام محمد رضی اللہ عنہما کا مسلک یہ ہے کہ تعدیل ارکان فرض تو نہیں البتہ واجب ہے یعنی اگر کوئی شخص اس کو چھوڑ دے گا تو فریضہ

صلاة تؤساقط هو جانا گناہین نماز واجب الاعادہ رہے گی۔ (۱۹)۔

(درس ترمذی ج ۲ ص ۴۷ دیکھئے فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۶ طبع جدید رشیدیہ کوئٹہ فتح باب العناہ ج ۱ ص ۲۳۴ / المبسوط ج ۳۳۵ / جدید غفاریہ کوئٹہ / بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۹۸ / جدید رشیدیہ کوئٹہ / البحر الرائق ج ۱ ص ۵۲۲ رشیدیہ کوئٹہ / اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۰ الفقه الاسلامی وادائہ ج ۲ ص ۸۶۱ رشیدیہ) .

تعديل الأركان کی تعریف اور مقدار:

حضرت مفتی عیم الاحسان نور اللہ مرقدہ تعديل الأركان کی تعریف اس طرح کرتے ہیں ہو۔

”تسكين الجوارح في الركوع والسجود والقومة، والجلسة حتى يطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة قال النسفي تسويتها اتمام فرائضها (۲۰) (قواعد الفقه ص ۲۳۱ مير محمد کراچی دیکھئے کشاف فی اصطلاحات فنون ج ۱ ص ۴۷۶) مکتبہ لبنان) .

مولانا محمد رحمت اللہ ندوی صاحب لکھتے ہیں:

”تسوية الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن، وهو مشروع لتكميل الأركان، يلجِب كقراءتِ الفاتحة“ . (۲۱) . (ادائہ الحنیفہ ص ۱۴۵ فتح باب العناہ ج ۱ ص ۲۳۴ ایچ ایم کراچی) .

دونوں عبارتوں کا مقصد یہ ہیں کہ رکوع، سجدہ، قومہ، اور جلسہ میں حرکت کے انقطاع کا نام تعديل اركان اور طمانیت ہے۔ بقدر ایک تسبیح ٹھہرانا واجب ہے۔

”والتحقيق عندنا أيضا أن هذا المقدار بحيث تنقطع الحركة فرض ثم المكث قدر تسبيحة واجب، وقدر الثلاث سنة، فحققه كذلك البدر العيني في العمدة“ (۲۲) . (معارف السنن ج ۳ ص ۱ ادار التصنیف بیوری ناؤن) .

”فيمكث في الركوع والسجود في القومة بينهما حتى يطمئن كل عضومنه، هذا هو الواجب عند أبي حنيفة ومحمد“ . (۲۳) .

(اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۱ / شامی ج ۲ ص ۱۹۳ جدید رشیدیہ کوئٹہ / عملة القاری ج ۶ ص ۲۶ جدید رشیدیہ کوئٹہ) .

(تعديل الأركان نہ کرنے سے سجدہ سہوہ واجب ہوتا ہے)۔

اگر کوئی نمازی تعدیل الأركان کی خیال نہ رکھے اور نماز پڑھے تو اس پر سجدہ سہولازی ہے۔ اور سجدہ سہونہ کرنے سے نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

”وقد شدد القاضي الصدر في شرحه في تعديل الأركان جميعها تشديد أبلغا فقال: واكمال كل ركن واجب عند أبي حنيفة ومحمد.....، فيمكن في الركوع والسجود وفي القومة بينهما حتى يطمئن كل عضو منه.... هذا هو الواجب عند أبي حنيفة ومحمد حتى لو تركها أو شيئا منها ساهيا يلزمه السهو، ولو عمد أكرهه أشد الكراهة، ويلزمه أن يعيد الصلاة (۲۴) (اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۱ / شامی ج ۲ ص ۱۹۳)

وقد سئل محمد عن تركها فقال: انى أخاف أن لاتجوز الصلاة، وعن المرخسى: من ترك الاعتدال تلزل الاعادة.... ولا اشكال في وجوب الاعادة اذ هو الحكم في كل صلاة أدت مع كراهة التحريم“ (۲۵). (فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۸ / المبسوط ج ۱ ص ۳۴۵ / شامی ج ۲ ص ۱۸۲ / فتح باب العناية ج ۱ ص ۲۳۲ البحر الرائق ج ۱ ص ۵۲۳ رشیدیہ کوئٹہ / معارف السنن ج ۳ ص ۳۳ رسائل ابن نجیم ص ۸۰ مکتبہ طیبہ کوئٹہ).

عمل کثیر کی تعریف:

عمل کثیر کی تعریف کرنے سے پہلے حدیث میں ہیں۔

”صلوا كما رأيتموني أصلي“ (۲۶). (صحیح البخاری ج ۱ ص ۸۸ قدیمی). اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

”عن ابن مسعود قال قاروا الصلاة اسكنوا اطمنوا، رواه الطبرانی في الكبير ورجاله رجال الصحيح. وعن عطاء قال كان ابن الزبير اذا صلى كان كعب. رواه الطبرانی في الكبير ورجاله رجال الصحيح“ (۲۷). (مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۷۰).

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نماز میں سکون اور قرار پکڑو، حضرت امام شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

”وروح الصلاة هي الحضور مع الله والا استشراف للجبروت وتذكر جلال الله مع تعظيم ممزوج بمحبة وطمأنينة“ (۲۸).

(حجة البالغہ ج ۱ ص ۶۷ بحوالہ تحدیث نعمت ص ۲۴۶).

یعنی اللہ کے سامنے حضوری اور سکینت و محبت آمیز تعظیم کے ساتھ اسکے جلال و جبروت کا تصور اور گہرا دھیان بس نہ ہو یا نمازی کوئی ایسا

عمل کرے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں۔ یہ کثیر ہے۔

ولعمل الكثير: أى یاحتاج الى الیدين اویستكثره المصلی أو یظن الناظران عامله غیر مصل.

(فتح باب العنایة ج ۱ ص ۳۰۲ / قواعد الفقه ص ۲۹۱ / المبسوط ج ۲ ص ۳۵۳ غفاریہ کوئٹہ / الفقه الاسلامی وادانہ ج ۲ ص ۱۰۳۱ ارشیدیہ کوئٹہ / اعلاء السنن ج ۵ ص ۹۷).

عمل کثیر مفسد صلاۃ ہے:

کسی بھی رکن میں کوئی بھی قلیل تین مرتبہ صادر ہونے کے بعد عمل کثیر بن جاتا ہے۔

تب مفسد نماز سمجھا جاتا ہے، اگر مختلف ارکان میں عمل قلیل تین مرتبہ سرزد ہو جائے تو عمل کثیر نہیں بنتا لیکن پھر بھی اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہیں۔

”وان حک ثلاثاً فی رکن واحد تفسد صلوٰتہ هذا اذا رفع یدہ فی کل مرة اما اذا لم یرفع فی کل مرة فلا یفسد صلوٰتہ لانه حک واحد.“ (۳۰)

عمل کثیر کی چند صورتیں ہیں: (اضافہ از دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی)۔

۱۔ دور سے دیکھنے والا کہ جس کے سامنے نماز شروع نہیں کی وہ عمل ہوتے دیکھ کر یہ سمجھے کہ وہ شخص نماز میں نہیں۔

۲۔ موبائل فون گھنٹی بجنے پر اگر آدمی موبائل فون نکالے بغیر ہی بٹن دبا کر بند کر سکے تو یہ عمل قلیل ہے۔ اور اگر موبائل فون باقاعدہ باہر نکال لیں اور باہر سے دیکھنے والا یہ گمان کریں کہ یہ آدمی نماز میں نہیں ہے تو یہ عمل کثیر ہے۔

(خلاصۃ الفتاوی ج ۱ ص ۱۲۹ رشیدیہ کوئٹہ / حاشیہ الطحطاوی ج ۱ ص ۳۲۳ جدید رشیدیہ کوئٹہ / فتح القدیر ج ۱ ص ۲۱۳ جدید رشیدیہ کوئٹہ / الفقه الاسلامی ج ۲ ص ۱۰۳۱ / فتح باب العنایہ ج ۱ ص ۳۰۵)

فہرست:

۱. نماز مسنون حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی ص: ۲۸ مکتبہ دورس القرآن گجرانوالہ.
۲. ابرہیم 40.
۳. فوائد عثمانی ص 345.
۴. سورة المعارج ص ۲۳.
۵. فوائد عثمانی ص ۷۵۵.
۶. سورة البقرة آیت ۳.

7. معارف القرآن ج ۱ ص ۱۱۰ ادارہ ادارۃ المعارف القرآن / تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۸۵ جدید قدیمی / تفسیر المظہری ج ۱ ص ۲۶ / جدید رشیدیہ .
8. مسلم ج ۱ ص ۱۲۱ قدیمی کراچی .
9. رواہ الطبرانی فی الاوسط (قال علامہ المنذری) ولاباس باسنادان شاء اللہ / الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۳۹۱ / مکتبہ روضۃ القرآن پشاور .
10. حجة اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۸۶ مکتبہ صدیقہ اکوڑہ خٹک .
11. رواہ الطبرانی فی الثلاثہ ، ورجالہ ثقات / مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۳۸ دار الکتب العلمیہ بیروت / اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۱۰ ادارۃ القرآن کراچی .
12. رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو یعلی و رجالہ موثوقون . / مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۵۱ دار الکتب العلمیہ بیروت / اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۰ / ادارۃ القرآن .
13. حجة البالغہ ج ۱ ص ۷۲ .
14. حجة البالغہ ج ۱ ص ۷۳ .
15. فضائل اعمال ص ۲۰۲ ادراہ اسلامیات لاہور .
16. صحیح البخاری . (ج ۱ ص ۱۰۹ قدیمی / صحیح مسلم ج ۱ ص ۷۰ قدیمی / اعلاء السنن ج ۱۲/۳ .
17. ابو داؤد ج ۱ ص ۱۳۲ مکتبہ رحمانیہ لاہور / ترمذی ج ۱ ص ۷۳ مکتبہ رحمانیہ لاہور ادلة الحنیفة ص ۱۵۳ .
18. حجة البالغہ ج ۲ ص ۵ .
19. درس ترمذی ج ۲ ص ۷۷ دیکھے فتح القدیر ج ۱ ص ۳۰۶ طبع جدید رشیدیہ کوئٹہ فتح باب العناہ ج ۱ ص ۲۳۳ / المبسوط ج ۱ ص ۳۳۵ / جدید غفاریہ کوئٹہ / بدیع الصنائع ج ۱ ص ۲۹۸ / جدید رشیدیہ کوئٹہ / الجرائد ج ۱ ص ۵۲۲ رشیدیہ کوئٹہ / اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۰ / الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۲ ص ۸۶۱ رشیدیہ .
20. قواعد الفقہ ص ۲۳۱ میر محمد کراچی دیکھے کشاف فی اصطلاحات فنون ج ۱ ص ۷۶ مکتبہ لبنان .
21. ادلة الحنیفہ ص ۱۳۵ فتح باب العناہ ج ۱ ص ۲۳۳ ایچ ایم کراچی .
22. معارف السنن ج ۳ ص ۱۱ ادارۃ التصنیف بنوری ٹاؤن .

23. اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۱ / شامی ج ۲ ص ۱۹۲ / جدید رشیدیہ کوئٹہ / عمدۃ القاری ج ۶ ص ۲۶ / جدید رشیدیہ کوئٹہ .
24. اعلاء السنن ج ۳ ص ۱۱ / شامی ج ۲ ص ۱۹۲ .
25. فتح القدیر ج ۱ ص ۱۳۰۸ / لمبسط ج ۱ ص ۳۳۵ / شامی ج ۲ ص ۱۸۲ / فتح باب العنايه ج ۱ ص ۲۳۲ / البطر الرائق ج ۱ ص ۵۲۳ / رشیدیہ کوئٹہ / معارف السنن ج ۳ ص ۱۳۲ / رسائل ابن نجيم ص ۸۰ / مکتبہ طیبہ کوئٹہ .
26. صحیح البخاری ج ۱ ص ۸۸ / قدیمی .
27. مجمع الزوائد . (ج ۲ / ص ۲۷۰) .
28. حجة البالغة ج ۱ ص ۶۷ بحوالہ تحدیث نعمت ص ۲۳۶ .
29. فتح باب العنايه ج ۱ ص ۳۰۲ / قواعد الفقہ ص ۳۹۱ / المبسوط ج ۲ ص ۳۵۳ / غفاریہ کوئٹہ / الفقہ الاسلامی وادلہ ج ۲ ص ۱۰۳۱ / رشیدیہ کوئٹہ / اعلاء السنن ج ۵ ص ۹۷ .
30. خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۹ / رشیدیہ کوئٹہ / حاشیہ الطحطاوی ج ۱ ص ۳۲۳ / جدید رشیدیہ کوئٹہ / فتح القدیر ج ۱ ص ۴۱۳ / جدید رشیدیہ کوئٹہ / الفقہ الاسلامی ج ۲ ص ۱۰۳۱ / فتح باب العنايه ج ۱ ص ۳۰۵ .

فارئین کے لئے خوشخبری

جامعہ المرکز الاسلامی کی شاندار تحفہ علمیہ کتاب:

” روئیت ہلال کے بارے میں جدید سائنسی و فقہی تحقیق “

مرتب :۔ مولانا مفتی عظمت اللہ بنوئی .

عنقریب منظر عام پر آئے گی۔ شائقین علوم اپنے لئے کاپی محفوظ کر لیں۔

اس کتاب میں روئیت ہلال کے بارے میں چیدہ چیدہ اکابر علمائے کرام کی رائے اور عصر حاضر کے جدید آلات کی تحقیقات و سائنسی انکشافات کو بیان کرنے کے بعد اس پیچیدہ مسئلے کو شرعی نقطہ نظر بیان کیا گیا ہے۔

برائے رابطہ:- 0333-3509970 / 0302-5762002